Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 04, Jul – Sep. 2022

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

بھارت میں مسلم خواتین کی تفریح کے مواقع:ایک شماریاتی جائزہ(عہد مغلیہ کے تناظر میں)

Leisure Opportunities of Muslim Women in India: A Statistical Review in the Context of the Mughal Era

Dr. Shaista Parveen
Associate Professor, Sunni Department of Theology
Women's College A.M.U, Aligarh, India

Version of Record
Received: 08-Jul-22 **Accepted**: 28-August-22
Online/Print: 28-Sep-2022

ABSTRACT

India is the great country of the world which holds an important place in the world due to its culture and civilization. Many traces of Indian civilization are borrowed from the Mughal civilization. Historians have described the sciences and arts, associations, poets and writers with great interest and also presented a map of their social and cultural life. An attempt has been made to bring out the entertainment corners in order to make it clear what was the status of Mughal women and what was the scope of their interests in this era of India with all its splendor and majesty. What methods and methods were used for their physical happiness and fulfillment of their desires.

***Key words**: Hindustan, mughal begamat, indoor,entertainment*

تمہیدی کلمات

ہندوستان دنیا کا وہ عظیم الشان ملک ہے جو اپنی تہذیب و تمدن کے سبب دنیا میں اہم مقام رکھتا ہے ہندوستانی تہذیب کے بہت سارے نقوش مغل تہذیب سے مستعار ہیں شاہانہ شوکت و عظمت اور نظم وضبط میں مغلیہ عہد کا کوئی ثانی نہیں ہے حتی کے مغلوں کے علوم وفنون، انجمن آرائیاں و شعراء اور ادباء کا ذکر موٴرخوں نے بڑی دلچسپی سے بیان کیا ہے ساتھ ہی ان کی معاشرتی اور تمدنی زندگی کا نقشہ بھی پیش کیا ہے اس مضمون میں بیگمات کی طرز معاشرت پر گفتگو کی گئی ہے اور بطور خاص ان کے تفریحی گوشوں کو منظر عام پر لانے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ تمام تر شان و شوکت اور عظمت و جلال کے ساتھ

CC BY

ہندوستان کے اس عہد زریں میں مغل خواتین کو کیا حیثیت حاصل تھی اور ان کی طبعی فرحت وانبساط کے لئے کیا گیا اور ان کی خواہشات کی تکمیل کے لئے کیا طور وطریقے اپنائے گئے۔

تفریح کے معنی فرحت حاصل کرنا اور جسم وروح کو فرحت پہنچانے کے ہیں۔ تفریح کے ذریعے جسم اور روح کا کسل اور طبعی ملال دور ہو کر دوبارہ طبیعت میں نشاط، چستی، حوصلہ، ہمت اور امنگ پیدا ہو جاتی ہے اور انسان ایک بار پھر پوری خوشدلی کے ساتھ زندگی کے اعلیٰ مقاصد کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ہاں البتہ یہ ضروری ہے کہ تفریح واقعتاً تفریح ہو اس سے جسم وروح کو فرحت ومسرت نصیب ہو۔فرحت کے بارے میں علامہ قرطبي لکھتے ہیں:"**الفرح لذةٌ فی القلب بادراک المحبوب**"۔[1] محبوب چیز کے پالینے سے جو قلبی لذت نصیب ہوتی ہے اس کا نام فرحت اور خوشی ہے۔

امام غزالیؒ سیر و تفریح اور کھیل کود کے بارے میں لکھتے ہیں:

> **"علی أنی أقول: اللهو مروح للقلب ومخفف عنه اعباء الفكر،والقلوب اذا اكرهت عميت وترويحها اعانة لهاعلى الحد"۔**[2]
>
> کہ لہوولعب دل کو فرحت دیتا ہے اور اس سے فکر کی تھکن کم ہو جاتی ہے دل کا یہ حال ہے کہ جب وہ کسی چیز سے گھبرا جاتا ہے تو اندھا ہو جاتا ہے اس لئے اس کو آرام دینا اس بات کیلئے تیار کرنا ہے کہ وہ پھر کام کے قابل ہو جائے۔

ہندوستان کی تاریخ میں عہد وسطیٰ کی تہذیب انتہائی دلکش اور دلفریب ہے،صدیوں تک ہندوستان اس کے جلووں سے جگمگا تارہا اور آج بھی اس کی روشنی جابجا نظر آتی ہے، تیموری سلاطین رزم اور بزم دونوں میں یکتائے روزگار تھے،ان کے عہد میں ہنگامہ کارزار کے ساتھ علم وادب کی محفل بھی گرم تھی،مغلیہ سلطنت میں معمول تھا کہ شام کے وقت دیوان خاص میں کافوری شمعیں روشن کی جاتیں،علماء،شعراءاورادباء جمع ہوتے، بحثیں ہوتیں، مشاعرے ہوتے،مرد تو محفلوں میں بیٹھتے،عورتیں پردے کی اوٹ میں بیٹھتیں اور ہمہ تن گوش ہو کر مشاعرہ سنتیں،اچھے اشعار پر داد پیش کرتیں۔غرض یہ کہ تمام تمدنی نقش آرائیوں اور تہذیبی نفاستوں میں سلاطین و نوابین کے ساتھ ساتھ ان کی بیگمات کے تہذیبی وتمدنی جلوے صاف نظر آتے ہیں۔ مغل شہزادیوں کی معاشرت،ان کی پر تکلف شاہانہ زندگی،ان کی تفریحی تقریبات،ان کے علوم وفنون وعسکری کارنامے ،ان کی تہذیب وتمدن کو بیان کرتے ہیں۔

ہندوستان کے اس عہد زرّیں میں خواتین کی تفریحات کا خاص خیال رکھا گیا، مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہی حرم کی خواتین مختلف النوع تفریحی پروگرام میں بھرپور حصہ لیتی تھیں۔عام وخاص تفریحات میں ان کی شمولیت لازمی تھی۔ذیل میں اس کا تفصیلاً جائزہ لیا جارہا ہے۔

جشن

تفریحی اجتماعات کو جشن کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا، مجالس جشن عیدین، نوروز اور خصوصی شاہی مہمانوں کی آمد پر منعقد ہوتے تھے، سفیروں کی آمد اور دیگر شاہی تقریبات کے مواقع پر بھی جشن منائے جاتے تھے، بیگمات کی تہذیبی شان وشوکت کا اظہار محل کے اندر تقریبات کے موقع پر ہوا کرتا تھا۔وہ صحنوں میں بڑے بڑے سائبان اور خیمے کھڑے کراتی تھیں اور اس کے نیچے طرح طرح کے عمدہ فرش بچھواتیں جن پر دیبامنڈھا ہوتا اور جواہرات بھی ٹنکے رہتے۔ابن بطوطہ کا بیان ہے کہ محمد تغلق کی تاج پوشی کے موقع پر محل کے اندر جشن منایا گیا تو اس کی ماں مخدومہ جہاں ایک سونے کے تخت پر بیٹھی ہوئی تھی اور محل اور امراء کی بیگمات زرق برق پوشاک میں ملبوس اور زیورات سے لدی ہوئی تھیں۔[۳]

جشن نوروز سلاطین دہلی اور شاہان مغلیہ دونوں کے عہد میں بڑے تزک واحتشام سے منایا جاتا تھا نور جہاں بھی محل کے اندر بہت دھوم دھام سے نوروز مناتی تھیں، ان کی سرکار کے نجومی نوروز کے دن کا جو رنگ مبارک بتاتے اسی رنگ کا مکان میں قلعی ہوتی، اسی رنگ کے فرش اور پردے ہوتے، اسی رنگ کی پوشاک تمام بیگمات اور کنیزیں پہنا کرتیں، ہاتھی گھوڑے، اونٹ اور دوسری سواریوں کی پوشاکیں بھی اسی رنگ کی ہوتی، مخمل، مشجر اور اطلس بھی اسی رنگ کی استعمال کی جاتی، ایک خاص وقت میں جہاں گیر محل کے اندر جاکر نور جہاں کے ساتھ ایک شہ نشین پر بیٹھتا۔نور جہاں روپے تصدق کرکے فقیروں اور مسکینوں میں تقسیم کراتی، اس روز محل کے دروازے پر محتاجوں کا ہجوم ہوتا، نقارخانے سے شہنائی کی نوبت بھی بجتی رہتی پھر نور جہاں اور جہاں گیر دونوں بالاخانے پر آتے تو ان کے سامنے سے جلوس گزرتا، فیل بان ہاتھیوں کے کرتب، شہسوار شہسواری کا کمال اور فوجی اپنے کرتب دکھاتے، پھر شہر اور سلطنت کے صناع اپنی صناعیوں کا مظاہرہ کرتے اور شہر کے مختلف حصوں میں نور جہاں کی طرف سے کھانے پینے کا انتظام ہوتا۔[۴]

ہمایوں نامہ جو کہ بابر وہمایوں کے عہد کی تاریخ، معاشرتی اور تمدنی حالات وواقعات کیلئے ایک قیمتی ماخذ ہے اس میں گلبدن بیگم نے طوی طلسم جشن کا ذکر کیا ہے جس میں چھیانوے بیگمات اور دیگر خواتین شامل تھیں۔اس کے بعد مرزا ہندال کی شادی

کا جشن کا تذکرہ ہے جس میں آغہ سلطان، آغاچہ بیگم، سلیم سکینہ اور بی بی حبیبہ، معصومہ سلطانہ بیگم، گل رنگ بیگم، گل چہرہ بیگم اور دیگر بہت سی بیگمات، مصاحب عورتیں اور امراء کی بیویاں سب جشن میں حاضر تھیں۔

جسمانی تفریحات یعنی مختلف علوم وفنونِ جنگ کو بھی گلبدن بیگم نے بیان کیا ہے:

"ہمایوں کے شاہی حرم کی خواتین بعض اوقات مردانہ لباس زیب تن کر کے باہر جاتی تھیں، پولو کھیلتی تھیں اور موسیقی سے دل بستگی کرتی تھیں وہ غلیل کے استعمال اور دیگر فنون لطیفہ کی بھی ماہر تھیں"۔۵

سیر وشکار اور فنون میں مہارت مردوں سے کم نہیں تھی، نور جہاں کا نام آتے ہی ایک نازک بیضاوی چہرہ کشادہ پیشانی، بڑی نیلگوں آنکھیں اور باریک لب نظر کے سامنے آجاتے ہیں اس کی صحت ہمیشہ اچھی رہتی تھی وہ گھوڑے پر سوار شکار کرتی تھی اور مضبوط ہاتھ سے نشانہ لگاتی تھی۔٦

مؤرخ نور جہاں کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اس کی طبیعت میں ظرافت کوٹ کوٹ کر بھری تھی، فی البدیہہ اشعار کہتی، گھوڑے کی سواری، فنون سپہ گری میں بھی اس کو کافی مہارت تھی، ایک بار بادشاہ شکار کھیلنے گیا تو نور جہاں بھی اس کے ہمراہ تھی، قرادنوں نے پہلے سے چار شیر گھیر رکھے تھے، نور جہاں نے شیروں پر گولی چلانے کی اجازت بادشاہ سے طلب کی، بادشاہ نے بخوشی منظور کیا، حکم شاہی پاتے ہی دوشیروں کا دو گولیوں سے کام تمام کر دیا اور دوشیروں کو بتر ول سے گرادیا، یہ پھرتی جواں مردی اور نشانہ بازی دیکھ کر بادشاہ اور اس کے سب ہمراہی دنگ رہ گئے"۔۷

حمیدہ بانو ہمایوں کے ساتھ شکار میں بھی رہا کرتی تھی اور شکار کا تماشہ کجاوہ یا محافہ سے دیکھتی رہتی۔۸

اکبر بھی کبھی کبھی بیگمات کو ساتھ لے کر شکار کھیلنے جاتا تھا۔۳۶/ویں سال جلوس میں اکبر چناب کے پاس شکار کھیلنے گیا تو ابو الفضل لکھتا ہے:

بست ویکم افسرخدیو بآہنگ　　　نچیر برآمدوبرخے پیروگیاں راہ ہمراہ گرفت ۹؎

زنانہ محل کے اندر ایک دنیا رہتی تھی، بیگمات اور شہزادیوں کے ساتھ اتنی سہیلیاں اور کنیزیں رہا کرتی تھیں کہ اندر ہر قسم کی چہل پہل اور رونق رہتی، حرم کی رہنے والیوں کو یہ محسوس نہیں ہوتا تھا کہ وہ چہار دیواری کے اندر ہیں ان کی دلچسپیوں کا پورا سامان کیا جاتا تھا۔

مینابازار

بیگمات کا سب سے اہم اور دل آویز تفریحی اور معاشرتی اجتماع مینابازار میں ہوا کرتا تھا جو ہر مہینہ ایک بار لگا کرتا تھا، ابوالفضل نے لکھا ہے کہ اس بازار میں عورتیں بے حد شوق کے ساتھ سوداگری کے لئے جمع ہوتیں اور ہر جگہ سے اعلیٰ صنعتیں اور دوسرے سازوسامان جمع کئے جاتے، شاہی محل کی بیگمات ،شہزادیاں اور امراء کی مستورات بازار میں آتیں اور خرید وفروخت کرتیں، اکبر بھی وہاں پہنچتا اور چیزوں کی خریداری کرکے بازار کے نرخ سے واقفیت حاصل کرتا، سارا انتظام عورتیں ہی کرتیں، عورتیں ہی پہروں پر ہوتی تھیں، مالیوں کی جگہ مالنیں چمن آرائی کرتی تھیں۔

رقص وسرور

محل کی بیگمات رقص وسرور سے بھی محظوظ ہوتی تھیں، ناچنے گانے والی عورتیں مخصوص ہوا کرتی تھیں جو عام طور سے لولی، کنچنی اور ڈومنی کہلاتی تھیں، انہیں میں ایک قسم سیز دہ تالی تھی جو پیتل کی کٹوریوں کے ساتھ گاتی تھیں یہ عورتیں مختلف جگہوں سے بلا کر محل کے اندر رکھی جاتی تھیں اور وقتاً فوقتاً بیگمات کو اپنے نغموں سے خوش کرتی رہتی تھیں، تقریبات کے موقع پر بھی وہ ناچ اور گا کر محظوظ کرتی رہتی تھیں۔ [۱۰]

موسیقی

شاہی دربار میں خوش گلو کنیزیں بھی ہوتیں جو محل سرا میں بادشاہوں ،بیگموں ،شہزادوں اور شہزادیوں کی تفریح کی خاطر گایا کرتیں، یہ زیادہ تر اس دور کے فارسی شعراء کی غزلیں سناتیں، تاج پوشی، نوروز، عید، بقر عید، سال گرہ، صحت یا فتح وکامرانی کا جو جشن منایا جاتا اس میں رقص وسرور کی محفلیں بہت ہی شان وشوکت سے منعقد ہوتیں۔ دربار پورے تزک واحتشام کے ساتھ سجایا جاتا، در ودیوار پر زربفت وکمخواب نظر آتے، ایران وترکستان کے رنگا رنگ قالین زمین کو گل زار بنا دیتے ، جھاڑ فانوس، قمقمے، سفید اور رنگین کافوری شمعیں اور قندیلیں ایوانوں کی چھتوں کو منور کر دیتیں۔ دربار کو سجا کر دلہن بنا دیا جاتا، پھر موسیقی کے ماہرین طلب کئے جاتے اور وہ شاہی تخت کے پاس پہنچ کر اپنے پر کیف نغموں اور ہوش ربا الابوں سے پوری محفل کو مست کر دیتے اور پھر انعام واکرام سے نوازے جاتے۔ [۱۱] شہزادی زیب النساء بیگم علم موسیقی کی دلدادہ تھی اور اس علم سے بخوبی واقف تھیں۔ [۱۲]

آنکھ مچولی

بیگمات دل بہلانے کے لئے آنکھ مچولی بھی کھیلا کرتی تھیں اور اس کے لئے محل کے اندر علاحدہ عمارت بنی رہتی تھی، فتح

پور سیکری میں یہ عمارت نشست گاہ رمال اور دیوان خاص سے ملی ہوئی تھی آگرہ میں یہ عمارت جہاں گیری محل کے زنانہ حصہ کے پاس ہے۔

پچیسی

فتح پور سیکری میں محل خاص اور دیوان خاص کے درمیان ایک سنگین فرش "پچیسی" کا کہلاتا ہے اس میں پچیسی کے خانے بنے ہوئے ہیں اور اس کے درمیان سنگ سرخ کا ایک تخت بھی ہے، اس تخت پر بیٹھ کر اکبر بیگمات کے ساتھ پچیسی کھیلا کرتا تھا۔ پچیسی کے خانوں میں مہروں کے بجائے کنیزیں ہوتی تھیں۔ جو حکم پاتے ہی ایک خانہ سے دوسرے خانہ میں منتقل ہو جاتی تھیں۔ آگرہ کے قلعہ میں فرش پچیسی ثمن برج کے پاس ہے، اس میں سفید اور سیاہ رنگ کے مرمر لگے ہوئے ہیں۔

گنجفہ

بیگمات گنجفہ بھی کھیلا کرتی تھیں، یہ ایک قسم کے تاشوں کا کھیل ہے، آئین اکبری اول کے آئین ۲۹ر میں اس کھیل کے طریقہ کی پوری تفصیل موجود ہے۔ ۱۳؎

پنچ محلا

خاص محل کی سب سے نمایاں عمارت ہے، اس کی پانچ منزلیں ہیں، آخری منزل پر گنبد دار برجی بنی ہوئی ہے یہاں بیگمات اور شہزادیاں آکر ہوا کھاتی تھیں اور شہر کے مناظر دیکھا کرتی تھیں۔ ۱۴؎

مریم کا چمن

خاص محل کے اُتر پچھم کی طرف ایک زنانہ باغ تھا جو مریم کا چمن کہلاتا ہے، اس میں شہزادیاں اور بیگمات بادشاہ یا شاہزادوں کے ساتھ ٹہلا کرتی تھیں۔ ۱۵؎

محلات

بیگمات اور شہزادیوں کے محلات بھی کسی تفریح گاہ سے کم نہیں ہوتے تھے، محل کے ہر کمرہ کے سامنے حوض اور آب رواں ہوتا اور ہر طرف خانہ باغ، دل کش چمن، روشیں، سایہ دار درخت، فوارے، حجرے اور تہ خانے ہوتے، منصب دار امراء کے مکانات بھی وسیع اور کشادہ ہوتے جن میں شان و شوکت کے مظاہرہ کے علاوہ خانہ باغ، حوض اور فوارے کا ہونا ضروری تھا۔ رنگ محل جو شاہجہاں کے زمانے میں قلعہ کا سب سے اہم حصہ تھا، اس کی روکار سنگ مرمر کی تھی، آگے کرسی دے کر ایک چبوترہ بنا تھا، اس کے نیچے دو تہہ خانے تھے، چبوترہ پر پانچ درہ دالان تھا۔ بیچ کے در کے سامنے سنگ مرمر کا بہت بڑا حوض تھا، اس

سے پانی نکل کر نیچے آتا تھا، جہاں ایک دوسرا حوض بنا ہوا تھا، وہاں سے پانی ایک نہر میں بہتا تھا۔ جہاں سے اندرونی حصہ کے حوض میں جاتا، بیرونی حوض میں پانچ فوارے چھوٹتے رہتے تھے اور نہر میں پچیس فوارے لگے ہوئے تھے، وہاں ایک باغیچہ بھی تھا، اس کی روشوں اور پڑیوں میں بیرونی حوض کی نہر سے پانی برابر آتا رہتا۔۔۔۔۔۱۶

ساون بھادوں

دہلی کے لال قلعہ میں دو حوض بنے ہوئے ہیں جو ساون بھادوں کہلاتے ہیں، یہ دونوں سنگ مرمر کے ہیں ان دونوں میں پانی کا پڑنا اور چادر کا چھوٹنا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ساون بھادوں کی بارش ہو رہی ہے۔ حوض میں چھوٹے چھوٹے محرابی طاق بنے ہوئے ہیں، ان میں رنگین گل دان رکھ دیئے جاتے تھے اور رات کو کافوری شمعیں جلا کرتی تھیں اوپر سے پانی کی چادر گرتی رہتی ہے، نیچے گل دانوں کی خوش نمائی اور چراغوں کی روشنی سے عجیب عالم ہوا کرتا تھا، بیگمات یہاں آکر رات کو تفریح کرتی تھیں اور ان کے مناظر سے محظوظ ہوتی تھیں۔

باغات

محل کے اندر بیگمات کی سیر و تفریح کیلئے باغات ضرور ہوا کرتے تھے جیسے فتح پور سیکری میں مریم الزمانی کے محل میں باغ اور آگرہ کے قلعہ میں خاص محل کے سامنے ایک زنانہ باغ تھا، جو انگوری باغ کہلاتا، اس کی تمام روشیں سنگ مرمر کی بنی ہوئی تھیں، تین طرف حجرے بنے ہوئے تھے، جن کے ارد گرد دستون تھے، چوتھے طرف سنگ مرمر کا چھوٹا سا بنگلہ تھا، ان عمارتوں کے اندر سنہرا کام تھا، اس میں ایک حوض بھی تھا، یہاں بیگمات آکر تفریح کیا کرتی تھیں۔۱۷

حوض

خاص محل کے سامنے ایک حوض ہے جس میں کیوڑے اور گلاب کے فوارے برابر چلا کرتے تھے، اس حوض کے کنارے بیٹھنے کی جگہیں بھی بنی ہوئی ہیں جن پر بیگمات اور شہزادیاں بیٹھ کر فوارے سے لطف اندوز ہوا کرتی تھیں۔

ان کے علاوہ مختلف اقسام کی اور بہت سی عمومی تفریحات بھی تھیں، ان میں سے کچھ مذہبی تہوار اور مقدس مقامات کی زیارت کے مواقع تھے اور دیگر عام استقبالی دعوتیں اور سرکاری تقاریب تھیں، عمومی رقص گانے روزانہ کی زندگی میں عام لوگوں کی تفریحات تھیں اور وہ لوگ ان تفریحات میں اپنی سخت زندگی اور سخت گیر محنت کو مختصر وقفہ کیلئے فراموش کر دیتے تھے۔۱۸

خلاصۂ بحث

مذکورہ بالا گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ ہندوستان کی دلکش تہذیب کا اثر مغل بیگمات کی معاشرت میں صاف نظر آتا ہے اس عہد زریں کی تمام تفریحی تقریبات جن کا تعلق جسمانی تفریحات سے ہو یا فکری تفریحات سے بیگمات کا خاص خیال رکھا جاتا تھا علوم وفنون کا معاملہ ہو یا عسکری کارنامے خواتین کا ذکر ہمیں ہر جگہ ملتا ہے خاص بات یہ ہے کہ علوم وفنون کے یہ سارے کارنامے تمام بیگمات پردہ کے مکمل حدود وقیود کے ساتھ انجام دیتی تھیں جو حضرات شرعی پردے کو عورت کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں حائل سمجھتے ہیں ان کے لئے یہ بحث مفید ثابت ہو سکتی ہے ساتھ ہی معاشرتی فلاح اور مثالی حکومت وسیادت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ علوم وفنون کے تمام میدانوں میں خواتین کی شرکت کو نظر انداز نہ کیا جائے اور ان کی حصہ داری کو یقینی بنایا جائے-

حوالہ جات

۱ القرطبی، محمد بن احمد، **الجامع الاحکام القرآن** (القاہرہ: دار الکتب المصریہ، ۱۹۶۵) ج ۱۳، ص ۸۰

Al-qūrṭābī,mūḥāmmād bīn Āḥmād,Āl jāmī'lī Āḥkām āl Qūr'ān[Cāiro,Dār Āl kūṭūb āl misrīyyāh,1965]V.13,P. 80

۲ الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، **احیاء علوم الدین، کتاب آداب السماع والوجد** (دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ۲۰۰۱ء) ج:۳، ص:۲۳۱

Āl gẖāẓālī ,Ābū Ḥāmīd moḥāmmāḍ bīn moḥammāḍ, Āḥyā Ūlūm āl-dīn,kīṭāb Āḍābūṣīmā wl wājḍ[Ḍārūl kūṭūb,beīrūṭ,Lābnān,2001] 3:231

۳ سید صباح الدین، **مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے**، (شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ)، ص:۸۸

ṣyīḍ Ṣābāḥūḍḍīn, mūṣālmān Ḥūkmārāno ke 'ḥḍ ke ṭāmāḍḍūnī jālwe[shīblī ācāḍemy,Āẓāmgārḥ] 88

۴ سید صباح الدین، **مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے**، (شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ)، ص:۳۹۷

ṣyīḍ Ṣābāḥūḍḍīn, mūṣālmān Ḥūkmārāno ke 'ḥḍ ke ṭāmāḍḍūnī jālwe[shīblī ācāḍemy,Āẓāmgārḥ]397

۵ گلبدن بیگم، **ہمایوں نامہ**، (اردو ترقی بورڈ، دہلی) ص:۳۷

Gūlbāḍān bāīgūm ,Ḥūmāyū nāmā, [Ūrḍū ṭārāqūī boārḍ,ḍelḥī] 37

۶۔ محمود علی، **مغل شہزادیاں**،(ایم۔ آر پبلی کیشنز، دہلی)ص:۱۱۶

Māhmūḍ ālī,mūghāl sḥāḥẓāḍīyā [M.R.pūblīcāṭīon, ḍelhī] 116

۷۔ محمود علی، **مغل شہزادیاں**،(ایم۔ آر پبلی کیشنز، دہلی)ص:۱۹۹

Māhmūḍ ālī,mūghāl sḥāḥẓāḍīyā [M.R.pūblīcāṭīon, ḍelhī]199

۸۔ گلبدن بیگم، **ہمایوں نامہ** (اردو ترقی بورڈ، دہلی) ص:۶۹

Gūlbāḍān bāīgūm ,Ḥūmāyū nāmā, [Ūrḍū ṭārāqūī boārḍ,ḍelḥī]69

۹۔ **اکبر نامہ**، ج:سوم، ص:۶۰۰

Ākbār nāmā ,3:600

۱۰۔ سید صباح الدین، **مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے**، ص:۱۹۸

ṣyīḍ Ṣābāḥūḍḍīn, mūṣālmān Ḥūkmārāno ke ‘ḥḍ ke ṭāmāḍḍūnī jālwe[shīblī ācāḍemy,Āẓāmgārḥ]198

۱۱۔ سید صباح الدین، **مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے**، ص:۴۶۴

ṣyīḍ Ṣābāḥūḍḍīn, mūṣālmān Ḥūkmārāno ke ‘ḥḍ ke ṭāmāḍḍūnī jālwe[shīblī ācāḍemy,Āẓāmgārḥ: 464

۱۲۔ محمود علی، **مغل شہزادیاں**،، ص:۱۱۶

Māhmūḍ ālī,mūghāl sḥāḥẓāḍīyā :116

۱۳۔ سید صباح الدین، **مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے**، ص:۱۹۹

ṣyīḍ Ṣābāḥūḍḍīn, mūṣālmān Ḥūkmārāno ke ‘ḥḍ ke ṭāmāḍḍūnī jālwe[shīblī ācāḍemy,Āẓāmgārḥ:199

۱۴۔ سید صباح الدین، **مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے** ص:۱۱۲

ṣyīḍ Ṣābāḥūḍḍīn, mūṣālmān Ḥūkmārāno ke ‘ḥḍ ke ṭāmāḍḍūnī jālwe[shīblī ācāḍemy,Āẓāmgārḥ:112

۱۵۔ سید صباح الدین، **مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے** ص:۱۱۳

ṣyīḍ Ṣābāḥūḍḍīn, mūṣālmān Ḥūkmārāno ‘ḥḍ ke ṭāmāḍḍūnī jālwe[shībblī ācāḍemy,Āẓāmgārḥ:113

۱۶؎ سید صباح الدین، **مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے** ص:۱۲۱

ṣyīḍ Ṣābāḥūḍḍīn, mūṣālmān Ḥūkmārāno ke ‘ḥḍ ke ṭāmāḍḍūnī jālwe[shīblī ācāḍemy,Āẓāmgārḥ:121

۱۷؎ سید صباح الدین، **مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے** ص:۹۷

ṣyīḍ Ṣābāḥūḍḍīn, mūṣālmān Ḥūkmārāno ke ‘ḥḍ ke ṭāmāḍḍūnī jālwe[shīblī ācāḍemy,Āẓāmgārḥ:97

۱۸؎ کنور، محمد اشرف، **ہندوستانی معاشرہ عہد وسطیٰ میں** (نیشنل بک ٹرسٹ، نئ دہلی، انڈیا) ص:۳۲۵

Kūnūār moḥāmmāḍ Āṣḥrāf,ḥīnḍūsṭānī mūāṣḥre ‘ḥḍe Ūṣtā meīn[nāṭīonāl būk ṭrūṣṭ , new ḍelḥī ,Īnḍīā] 325